سے عمل ہوا تو اردو والوں کے مطالبہ کا منشا ایک حد تک پورا ہو جائے گا۔

تقسیم ہند کے مصائب میں سے ایک مصیبت یہ رونما ہوئی ہے کہ دوسروں کے حقوق پر دست درازی اور ان کے املاک پر غارت گری کرنے والوں کی بن آئی ہے اور زندگی کا کوئی گوشہ اس سے محفوظ نہیں۔ ناشرین کتب کی جماعت جو اشاعتِ علم جیسی مقدس ذمہ داری کی حامل ہوتی ہے افسوس ہے کہ وہ بھی اس وبائے عام کا شکار ہو چکی ہے۔ چناں چہ ہند و پاکستان میں، ایک ملک میں دوسرے ملک کے مصنفین کی کتابیں بغیر ان کی اجازت کے دھڑلے کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں۔ اخلاقی نقطہ نظر سے تو یہ حرکت افسوس ناک ہے ہی علمی اعتبار سے بھی اس کا الم انگیز نتیجہ یہ ہے کہ علمی ترقی کی رفتار رکتی نظر آرہی ہے اور اس سلسلہ میں جدید کوشش و کاوش کا دروازہ بند ہوتا معلوم ہو رہا ہے۔

یہ افسوس ناک صورت حالات کئی سال سے جاری ہے۔ ہندوستان کے بعض زخم خوردہ مصنفین نے اس سلسلہ میں پاکستان کے اربابِ حکومت کو توجہ دلائی تو ان کا جواب یہ تھا کہ دفعات کے تحت قانونی چارہ جوئی کی جائے۔ اس جواب سے اتنی بات تو صاف ہو گئی کہ ایک ہندوستانی مصنف یا ادارہ کسی پاکستانی پبلشر کی غارت گری کے خلاف ذاتی طور پر قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے مگر ظاہر ہے کہ موجودہ حالات میں اپنے ملک کی حدود کو پار کر کے دوسرے ملک میں قانون و انصاف کے دروازہ کو کھٹکھٹانا کس قدر مشکل ہے۔

اخبار اسٹیٹس مین کی ایک اطلاع سے یہ معلوم ہو کر مسرت ہوئی کہ حکومت ہند کی سائنٹفک ریسرچ اور کلچر کی وزارت نے اس علمی و اخلاقی انارکی کو ختم کرنے کے سلسلہ میں پہل کی ہے اور حکومت پاکستان کو کچھ تجاویز ارسال کی ہیں ان تجاویز کا خلاصہ یہ ہے

(۱) دونوں ملکوں کے مابین ایک ایسا معاہدہ عمل میں آئے جس سے ایک ملک میں دوسرے ملک کے مصنفوں شاعروں اور ادیبوں کے کاپی رائٹ کا تحفظ کیا جا سکے۔ (۲) اس معاہدے کی رو سے دونوں ملکوں کی حکومتیں ایسے لوگوں پر مقدمہ چلانے اور ان کو سزا دلوانے کی ذمہ دار ہوں جو کاپی رائٹ کے قانون کی خلاف ورزی کریں۔ (۳) جرم ثابت ہو جانے پر مجرموں پر جرمانہ بھی کیا جائے اور یہ رقم ان مصنفوں کو ادا کی جائے جن کی حق تلفی کی گئی ہو

حکومت ہند نے یہ تجاویز پیش کر کے اپنی ذمہ داری پوری کر دی ہے اب حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ کشادہ دلی کے ساتھ ان تجاویز کو منظور کر کے اپنا دینی و اخلاقی فرض ادا کرے۔

معاصر "مدینہ" کی اس رائے سے ہمیں اتفاق ہے کہ "ہندوستان اور پاکستان کے اخبارات و رسائل کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے قلم کی پوری طاقت کے ساتھ میدان میں آئیں اور: (۱) مجرم پبلشروں کے اس ظلم کے خلاف پرزور احتجاج کریں۔ (۲) اپنے مقالات کے ذریعے ایسے پبلشروں سے عوام کو متنفر کریں (۳) اپنے اخبارات